Lesson 1: Al-Anfal (Ayaat 1- 19):Day 2

سُوْرَةُ الأنفَال کی تفسیر

سورۃ کا خلاصہ؛ یہ شروع کا خلاصہ کچھ لمبا ہو گا تا کہ بات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ ان سب باتوں کو چھوٹے چھوٹے پوائنٹس کی صورت میں لکھنے کی کوشش کریں۔

سورت انفال مدنی سورت ہے۔ 10 رکوع ہیں۔ اور 75 آیات ہیں۔

یہ ساری سورت ایک ہی وقت میں خطبے کی صورت میں نازل ہوئی۔ شانِ نزول جانے بغیر کسی بھی سورت کی تفسیر کرنا صحیح نہیں ہو گا کیونکہ ہمیں اُس وقت کے حالات کو بھی سمجھنا چاہئیے۔

ہم نے پچھلی سورت میں قوموں کے عذاب کی بات بھی پڑھی۔ ہم نے انبیاء کرامؑ کی تبلیغ کا طریقۂ کار بھی دیکھا۔ کہ انبیاء کرامؑ لوگوں کو اللہ کی توحید کی دعوت دیتے اور رہنمائی کی باتیں بتاتے۔ کچھ لوگ مان جاتے اور باقی لوگ شرک اور گناہوں میں مشغول رہتے۔ پھر اللہ کا حکم آتا کہ اُس قوم کا نبیؑ نیک اور اُس دَور کے مسلمانوں کو لے کر اُس علاقے سے نکل جائے۔ کافر اور مشرک قوم پر اللہ کا عذاب نازل ہو جاتا۔ یہ عذاب کئی طرح سے آئے۔

سورۃ انفال اور آنے والی سورۃ توبہ میں اُمتِ محمدیہ کے بارے میں بات ہو گی۔ کہ اللہ کے نبی ﷺ کو جھٹلانے والوں کا کیا حال ہؤا؟

پچھلی سورتوں میں نبیوںؑ پر ایمان نہ لانے والوں پر عذاب آئے کیونکہ اُس دَور میں لوگ کم تھے۔ کم لوگ ایمان لاتے اس لئے اُن کو لے کر نبیؑ وہاں سے چلے جاتے۔۔ اللہ کے نبی ﷺ کو جھٹلانے

والے بہت زیادہ تھے۔ تیسری بات یہ کہ پچھلے نبیوںؑ کے بعد اور نبیؑ بھی آنا ہوتا تھا۔ اللہ کے نبیؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آنا تھا اس لئے یہاں حالات تھوڑے مختلف تھے۔

اللہ کے نبیؐ کے وقت اَب صورت حال کیسے مختلف تھی؟

نبی ﷺ پر ایمان لانے والے کثیر تھے۔ بہت لوگ آپؐ پر ایمان لائے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر تقریباً ایک لاکھ صحابہ کرامؓ جمع ہوئے تھے۔

مکہ، مدینہ اور ارد گرد کے زیادہ تر لوگوں میں خیر تھی۔ وہ بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ مثال۔ ابو جہل مارا گیا، عکرمہ مسلمان ہو گیا۔ مثلاً ابو طالب ایمان نہ لائے لیکن اُنکے بیٹے علیؓ اور جعفرؓ ایمان لے آئے تھے۔

اگر اس دَور کے مشرکوں پر عذاب آ جاتا تو بہت لوگ مارے جاتے اور بعد میں کوئی نبی تو آنا نہیں تھا، بعد والی نسلیں کیسے خیر پاتیں۔

پچھلی امتوں کے بر خلاف اللہ کے نبیؐ کو نہ ماننے والوں کو کس طرح مختلف طرح کی سزائیں دی گئیں؟

1. پچھلے نبیوںؑ کی اُمتوں کو ایک بار میں ہی عذاب میں مار دیا جاتا۔ اللہ کے نبیؐ پر ایمان نہ لانے والوں کو درجہ بدرجہ / step by step سزائیں دی گئیں۔
2. دو ہجری غزوۂ بدر سے لے کر 9 ہجری تک بتدریج لوگوں کو ہلاک کیا گیا۔

3. اللہ کے نبیؐ کی ساری جنگیں اللہ کے حکم سے ہوئیں اور یہ اللہ کے عذاب کی ایک صورت تھی۔ مشرک قوموں کو قتال کے ذریعے ختم کیا گیا۔ اور پچھلی قومیں آسمانی عذاب سے ماری گئیں۔

اللہ تعالی نے مکہ والوں کو بہترین طریقے سے سمجھا بھی دیا۔ اللہ کے نبیؐ نے تیرہ سال وہاں تبلیغ کی۔ پھر جو لوگ نہ مانے تو اُن کو جنگوں میں سزا بھی مل گئی۔

آج مدنی دَور والی صورتِ حال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر طریقے سے وارننگ دے دی تھی۔ اب جو لوگ ایمان لے آئے ہیں۔ اُن کی تربیت کریں۔ اور ساتھ ساتھ تبلیغ بھی کرتے رہیں۔

پچھلی سورتیں مکی دَور کا جوڑا / Pair تھیں۔ سورۃ انفال اور سورۃ توبہ مدنی دَور کا جوڑا / Pair ہیں۔ اگر چاروں کا ایک گروپ بنا دیا جائے تو سورۃ انعام اور مائدہ میں مشرکین کو پیغام دیا گیا۔ حجت تمام ہو گئی۔ اگر کسی کو دعوت دی جائے۔ وہ بار بار نہ مانے تو ہم پھر دعوت دینا بند کر دیتے ہیں۔ پھر اگلا مرحلہ شروع ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے رہنمائی کا انتظام کر دیا۔ جب مشرکینِ مکہ نہ مانے تو سورۃ انفال اور توبہ سے سزا کا انتظام ہو گیا ہے۔

سورت کا شانِ نزول: غزوۂ بدر کے فوراً بعد نازل ہوئی اور سورۃ آلِ عمران کے اکثر حصوں سے پہلے نازل ہوئی۔

ہم سورت آلِ عمران میں غزوۂ بدر کی کچھ تفصیلات پڑھ چکے ہیں۔ حالانکہ سورت انفال پہلے نازل ہوئی تھی۔اس سے یہ بات بھی سمجھ آتی ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے قرآن کو شروع سے پڑھنا ہے۔اب تو شروع ہو گیا وقت گزر گیا، اب اگلی دفعہ شروع ہو گا تو پھر پڑھنا شروع کرینگے۔۔ قران پاک کی ترتیب سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ واقعات کا ذِکر آگے پیچھے ہو کر آتا رہے گا۔زندگی میں جب بھی آپ کو موقع ملے اور جہاں سے بھی قرآن پاک پڑھنا شروع کریں۔ آپ علم حاصل کرنا شروع کر دیں۔ قران پاک کوئی کہانی نہیں ہے کہ ہم شروع سے پڑھیں۔ جہاں سے بھی پڑھنے اور سیکھنے کا موقع ملے فوراً علم کا سفر شروع کر دیں۔

یہ اللہ کا کلام ہے۔ یہ قرآن کا حُسن ہے کہ جہاں سے بھی پڑھیں گے تو رحمت، برکت اور علم حاصل ہو گا۔

اَب اللہ کے نبیؐ اور صحابہ کرامؓ مدینہ میں ہیں۔ صحابہ کرامؓ کی تربیت ہو رہی تھی۔ صحابہ کرامؓ نے اللہ کے نبیؐ کو محنت سے کام کرتے دیکھا تھا۔اللہ کے نبیؐ کی خوبصورت شخصیت، اعلیٰ اخلاق، اللہ کے دین کے ساتھ محبت، فرض کی ادائیگی جیسی باتیں دلوں کو پگھلاتی تھیں۔

صحابہ کرامؓ کی اَب خواہش تھی کہ اللہ کے دین کو سب تک پہنچائیں اور عملی طوور پر اسلام کو نافذ کریں۔

2 ہجری میں اللہ کے عذاب کا پہلا کوڑا مشرکین پر پڑا۔غزوۂ بدر میں قریش کے امیر اور بہادر ترین سردار مارے گئے۔70 جنگی قیدی بنے۔ اور بے شمار لوگ زخمی ہوئے۔ دوسری طرف مسلمان تعداد

میں کم تھے۔313 میں سے صرف آٹھ لوگوں کے پاس تلواریں تھیں۔ایک طرف ہزار لوگ بہترین اسلحے اور سواریوں پر آئے۔

آج تک غیر مسلم مؤرخین بھی یہی بات کہتے ہیں کہ بدر کی فتح ایک نہ سمجھ آنے والی فتح تھی۔ایک طرف بہترین فوج،اسلحہ،مال اسباب،دوسری طرف کم لوگ اور اسباب نہ ہونے کے برابر۔اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بہترین فتح دلوائی۔اس عذاب کی آخری کڑی سورۃ توبہ میں آئے گی۔جب 9ہجری میں فتح مکہ ہوئی۔

مسلمانوں کو 21سال کے صبر کے بعد فتح حاصل ہوئی۔

ایک چیز یاد رکھیں کہ جب کبھی بھی اس طرح کی شاندار فتح حاصل ہوگی یا ہوتی ہے۔کیونکہ ابھی ہمارے دِل میں خیال آرہے ہیں کہ کاش آج بھی ایسے ہی ہوجائے۔اسلام غالب آجائے۔مسلمانوں کو فتح حاصل ہوجائے۔ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ صرف نبی ﷺ کی مدد ہوئی تھی،اُن کو بہترین ساتھی ملے۔اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ محنت کرنے والے لوگ تھے۔وہ اللہ کے بہترین اطاعت گزار تھے۔نبی ﷺ ہمارے پاس بہترین رول ماڈل ہیں۔

ہم ایسی فتح اور اللہ کی مدد کیسے حاصل کرسکتے ہیں؟

اس کے پانچ مرحلے ہیں؛

1) دعوتِ دین۔اللہ کے دین کی طرف بلائیں۔اللہ کے نبیؐ نے اللہ کے دین کی تبلیغ شروع کر دی۔13سال کی مکی زندگی میں اللہ کے نبیؐ نے کیسے تبلیغ کی۔

2) تنظیم۔ آرگنائزیشن۔ صحابہ کرامؓ کی صلاحیتوں کا جائزہ لیا۔ اللہ کے نبیؐ بہترین لیڈر تھے۔
صحابہ کرامؓ سے اُن کی صلاحیتوں کے مطابق کام لیتے۔

3) اللہ کے نبیؐ نے اپنے ساتھیوں کی تربیت کی۔ مثال: ڈرائیونگ کے لئے پہلے تھیوری پڑھتے ہیں ۔ پھر محنت کرتے ہیں اور پھر عملی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ بہت منظم اور اللہ کے نبیؐ کے تربیت یافتہ لوگ تھے۔

4) صبر اور برداشت سے کام لیں۔ بہترین وقت کا انتظار کریں۔ حکمت سے کام لیں۔

اوپر والے چار مراحل مکی دَور میں طے ہو گئے تھے۔ صحابہ کرامؓ نبیؐ کے پاس آکر جنگ کی اجازت طلب کرتے تھے۔ جب اللہ کے نبیؐ کہتے کہ ابھی نہیں تو وہ بہترین اطاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے صبر کرتے۔

5) اللہ کے نبیؐ کے پاس جانثاروں کی ایک چھوٹی سی جماعت تیار تھی۔ لوگ کم تعداد میں تھے لیکن بہترین تربیت یافتہ لوگ تھے۔ صحابہ کرامؓ اخلاص کی منہ بولتی تصویر تھے۔ قربانیاں دے چکے تھے۔ اب غلبۂ اسلام کے لئے قتال کی ضرورت تھی۔ مکہ سے ہجرت کرکے آئے تھے تاکہ اپنی ایک اسلامی مملکت بن جائے۔ اب جہاد کی ضرورت تھی۔ صحابہ کرامؓ نے اپنی اطاعت کی مثال غزوۂ تبوک میں جا کر دے دی۔ کہ اللہ کے نبیؐ ہمیں جہاد کے لئے جہاں مرضی لے جائیں۔

ہم اُس وقت کے حالات کو قرآن کی روشنی میں پڑھیں گے اور دیکھیں گے کہ ہمارے لئے عملے کے نقطے کیا ہیں؟

آج مسلمان کئی جگہ پر ظلم برداشت کر رہے ہیں۔ اللہ کے نبیؐ کی زندگی میں جنگ زیادہ سے زیادہ ایک مہینہ رہی۔ پھر آر یا پار۔ آج ہمارے مسئلہ کشمیر کو ہی دیکھ لیں 70 سال ہو چکے ہیں۔ ہمارے اخلاص اور تربیت میں کمی ہے۔ اچھے لیڈران / رہنماؤں کی کمی ہے۔

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں؛

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن

نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

آج ہم قران سیکھ رہے ہیں اور علمی جہاد کر رہے ہیں۔ اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ کا علم سیکھیں اور پھر دوسروں کو سکھائیں۔

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری

زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

آج بھی ہم نے یہی چار مراحل طے کرنے ہیں۔ دین کا علم، تنظیم، تربیت کو صبر اور برداشت سے سیکھیں اور آگے سِکھانا شروع کر دیں۔ اللہ کے دین کو نور اور روشنی سب تک پہنچائیں۔

آج بھی جو اللہ کے دین کے مشن کو سمجھ لے گا وہ یہی کہے گا کہ اللہ مجھے اپنے دین کے لئے استعمال کر لے۔ وہ یہ نہیں کہے گا کہ مجھے کیا ملا ہے۔ وہ یہی کہے گا کہ میں نے اللہ کی راہ میں کیا دیا ہے، کیا دے سکتا ہوں۔

صحابہ کرامؓ کے کردار ہمارے لئے روشنی کے مینار ہیں۔

ایک غیر مسلم نے کہا کہ قوموں کے پاس اپنے قومی ہیرو ہوتے ہیں لیکن مسلمانوں کے پاس ہیروز کی جماعت (پھولوں کی نرسری) ہے۔ مسلمانوں کی مٹی اُٹھاؤ تو نیچے سے ایک ہیرو نکلتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں وہ تڑپ دے۔ ہم اللہ کے دین کی دعوت کے راستے پر ہیں۔ زندگی کے آخری دَم تک اللہ کے دین کے کام کرتے رہیں۔ اللہ کے دین کی روشنی پھیلاتے رہیں۔

جس ملک میں بھی ہیں۔ جہاں بھی ہیں اپنے اعلیٰ مقاصد رکھیں۔ اپنی قیمتی نسل کو تیار کریں۔ وہاں اُسی زبان کے کورس شروع کریں۔ اپنی نوجوان نسل کی تربیت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سے دین کے کام لے لے۔ اور دین کی خدمت کرنے کا موقع دے۔ آمین